رکوع میں امام سے ملنا

نمبر-1

ابو بکر ابنِ ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں "اگر کوئی شخص رکوع کی حالت میں امام سے مل جائے تو کیا اسے وہ رکعت مل جائے گی یا نہیں" کے تحت ایک روایت پیش کی ہے:

حدثنا أبو بكر قال: نا عبد الأعلى، عن معمر، عن الزهري، عن سالم، عن ابن عمر، وزيد بن ثابت، قالا: «إذا أدرك الرجل القوم ركوعا فإنه يجزئه تكبيرة واحدة»

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص امام کو رکوع کی حالت میں مل جائے تو اس کے لئے ایک تکبیر کہنا کافی ہے[1]۔

اس کی سند صحیح ہے۔زہری قلیل التدلیس ہیں۔ مزید بر آں بالفرض اگر زہری کی تدلیس مضر بھی تو اس روایت کی شاہد سنن الکبریٰ للبیہقی میں موجود ہے۔ حافظ زبیر رحمہ اللہ علیہ نے زہری کو اپنے مختلف مقالات میں ایسے مدلسین کے ساتھ ذکر کیا ہے جن کی معنعن روایت ناقابل قبول ہے۔ البتہ حافظ صاحب نے ان علماء کے اقوال کو چھوڑ دیا ہے، جنہوں نے زہری کو قلیل التدلیس کہا ہے، اور یہ علمی بے ایمانی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ امین۔

نمبر-2

امام بیہقی سنن الکبریٰ میں "امام کے ساتھ رکوع میں مل جانے کا بیان" میں ذکر کیا ہے:

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ (اردو) 1/458ح2520، مصنف ابن ابی شیبہ (عربی) بتحقیق سعد بن ناصر بن عبدالعزیز الشثری 3/34ح2527۔ محقق نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ (عربی) بتحقیق ابو محمد اسامہ بن ابراہیم 2/69ح2523۔ محقق نے کہا کہ یہ اثر صحیح ہے البتہ مجھے نہیں معلوم کے اسے سالم نے زید بن ثابت سے سنا ہے یا نہیں۔ محقق کا اس کو صحیح کہنا اس وجہ سے ہے کہ سالم نے اسے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا ہے

أخبرنا أبو بكر بن الحارث الفقيه، أنبأ أبو محمد بن حيان، ثنا إبراهيم بن محمد بن الحسن، ثنا أبو عامر موسى بن عامر، ثنا الوليد يعني ابن مسلم، أخبرني مالك، وابن جريج، عن نافع، عن ابن عمر أنه كان يقول: " من أدرك الإمام راكعا، فركع قبل أن يرفع الإمام رأسه، فقد أدرك تلك الركعة "

"حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے، جس نے امام کو رکوع کی حالت میں سر اٹھانے سے پہلے پالیا تو اس نے رکعت پالی[1]۔

اس کی سند میں ابو بکر الحارث ثقہ فقیہ، ابو محمد بن حیان ثقہ حافظ، ابراہیم بن محمد بن الحسن حافظ صدوق، موسیٰ بن عامر ثقہ، ولید بن مسلم کی حدیث میں ثبت اور ولید بن مسلم ثقہ مدلس ہے البتہ اس کی تدلیس مضر نہیں کیونکہ اس نے سماع کی صراحت کی ہے۔ ولید بن مسلم نے یہ روایت امام مالک بن انس اور ابن جریج کے حوالے سے روایت کی ہے۔ ابن جریج ثقہ مدلس ہیں اور معنعن راویت کر رہے ہیں، البتہ ان کی تدلیس اس روایت کے حوالے سے مضر نہیں ہے۔ کیونکہ امام مالک بن انس بھی یہ روایت نافع سے روایت کی ہے۔

نمبر-3

معجم الکبیر طبرانی کی روایت ہے:

حدثنا محمد بن النضر الأزدي، ثنا معاوية بن عمرو، ثنا زائدة، عن منصور، عن زيد بن وهب، قال: دخلت أنا وعبد الله المسجد، والقوم ركوع فركعنا، ثم مشينا حتى دخلنا في القوم فرفعوا رءوسهم ورفعنا معهم،

1۔ سنن الکبریٰ للبیہقی (اردو) 2/421ح2580، سنن الکبریٰ للبیہقی (عربی) بتحقیق محمد عبدالقادر عطاء 2/128ح2580، سنن الکبریٰ للبیہقی (عربی) بتحقیق مرکز ھجر للبحوث والدراسات العربیہ والاسلامیہ 3/521ح2616، مصنف عبدالرزاق ح3374۔

فلما أن فرغنا من الصلاة قمت لأقضي، فحدثني عبد الله، فقال: «قد أتممت الصلاة»

"زید بن وہب فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عبداللہ مسجد میں داخل ہوئے، نماز باجماعت ہو رہی تھی اور لوگ رکوع میں تھے تو ہم نے بھی رکوع کر لیا، پھر ہم چل کر قوم میں داخل ہوئے، پس انہوں نے سر اٹھائے تو ہم نے ان کے ساتھ سر اٹھائے، پس جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نماز پوری کرنے کے لیے کھڑا ہو گیا، پس حضرت عبداللہ نے مجھے حدیث سنائی کہ تیری نماز مکمل ہو گئی تھی۔"[1]۔

اس کی سند صحیح ہے۔

اس کی سند میں محمد بن النضر الازدی ثقہ ہیں، معاویہ بن عمرو الازدی ثقہ ہیں، زائدہ بن قدامہ ثقہ ثبت ہیں، منصور بن المعتمر ثقہ ثبت، زید بن وہب الجہنی ثقہ ہیں۔

منصور کے حوالے سے یہ راویت بیان کرنے میں زائدہ کی متابعت سفیان ثوری اور وضاح بن عبداللہ ابو عوانہ نے بھی کی ہے۔

حدثنا إسحاق بن إبراهيم، عن عبد الرزاق، عن الثوري، عن منصور، عن زيد بن وهب، قال: دخلت أنا وابن مسعود المسجد، والإمام راكع فركعنا، ثم مضينا حتى استوينا بالصف، فلما فرغ الإمام قمت أقضي، فقال: «قد أدركته»

زید بن وہب فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عبداللہ مسجد میں داخل ہوئے، نماز باجماعت ہو رہی تھی اور لوگ رکوع میں تھے تو ہم نے بھی رکوع کر لیا، پھر ہم چل کر قوم میں داخل ہوئے، پس انہوں نے سر

1۔ معجم الکبیر (اردو)6/532ح9248، معجم الکبیر (عربی)9/271ح9353۔

اٹھائے تو ہم نے ان کے ساتھ سر اٹھائے، پس جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نماز پوری کرنے کے لیے کھڑا ہو گیا، پس حضرت عبداللہ بن مجھے حدیث سنائی کہ تیری نماز مکمل ہو گئی تھی[1]۔

وضاح بن عبداللہ ابو عوانہ کی متابعت:

حدثنا علي بن عبد العزيز، ثنا حجاج بن المنهال، ثنا أبو عوانة، عن منصور، عن زيد بن وهب، قال: دخلت المسجد مع ابن مسعود، والناس ركوع فركع، وركعت معه، ومشينا راكعين فانتهينا إلى الصف، فرفعوا رءوسهم فصلينا صلاتنا، فلما سلم الإمام ظننت أن قد فاتتني فقمت لأقضي، فجذبني ابن مسعود، وقال: «إنك قد أدركت»

زید بن وہب فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عبداللہ مسجد میں داخل ہوئے، نماز باجماعت ہو رہی تھی اور لوگ رکوع میں تھے تو ہم نے بھی رکوع کر لیا، پھر ہم چل کر قوم میں داخل ہوئے، پس انہوں نے سر اٹھائے تو ہم نے ان کے ساتھ سر اٹھائے، پس جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا، پس حضرت عبداللہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے بٹھا دیا اور کہا کہ تیری نماز مکمل ہو گئی تھی[2]۔

اس کی سند صحیح ہے۔

اس کی سند میں علی بن عبدالعزیز البغوی ثقہ مامون، حجاج بن منہال ثقہ حافظ، وضاح بن عبداللہ ابو عوانہ ثقہ ثبت، منصور بن معتمر ثقہ ثبت اور زید بن وہب ثقہ ہیں۔

ان روایات کی شاہد طبرانی کی ایک اور روایت ہے جس میں حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول ہے:

حدثنا إسحاق بن إبراهيم الدبري، عن عبد الرزاق، عن معمر، عن قتادة، أن ابن مسعود، قال: «لا بأس أن تركع دون الصف»

1۔ معجم الكبير طبرانی (اردو) 6/532ح9249)، معجم الكبير طبرانی (عربی)6/271ح9354۔

2۔ معجم الكبير طبرانی (اردو)6/533ح9250، معجم الكبير طبرانی (عربی) 9/271ح9355۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ صف کے علاوہ رکوع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے[1]۔

البتہ اس کی سند میں قتادہ ہیں جن کی عبد اللہ بن مسعود سے ملاقات ثابت نہیں، لیکن چونکہ عبد اللہ بن مسعودؓ کا عمل صحیح اسناد کے ساتھ ثابت ہے، اس لیے یہ روایت بھی متابعت میں صحیح الغیرہ کے طور پر قبولیت کا درجہ رکھتی ہے۔

نمبر۔3

صحیح ابن خزیمہ کی روایت ہے۔

نا عبد الله بن محمد بن سعيد بن الحكم بن أبي مريم المصري، حدثنا جدي، أخبرني عبد الله بن وهب، أخبرني ابن جريج، عن عطاء، أنه سمع عبد الله بن الزبير على المنبر يقول للناس: «إذا دخل أحدكم المسجد والناس ركوع فليركع حين يدخل، ثم ليدب راكعا حتى يدخل في الصف؛ فإن ذلك السنة» قال عطاء: وقد رأيته هو يفعل ذلك

عطاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور لوگ رکوع کی حالت میں ہوں تو داخل ہوتے ہی رکوع کرے اور رکوع کی حالت میں آہستہ آہستہ چل کر صف میں داخل ہو جائے، ایسا کرنا سنت ہے[2]۔

ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا۔

شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

1۔ معجم الکبیر طبرانی (اردو) 6/533ح9251، معجم الکبیر طبرانی (عربی) 9/271ح9356۔

2۔ صحیح ابن خزیمہ (اردو)3/110 ح 1571، صحیح ابن خزیمہ (عربی) بتحقیق ماہر یاسین الفحل 3/84ح1571 محقق نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے، سلسلہ احادیث صحیحہ اردو 2/83ح532۔

ابن جریج مدلس ہیں اور معنعن روایت کر رہے ہیں، البتہ محققین کے نزدیک ابن جریج جب اپنے کسی شیخ سے کثیر الروایت ہوتے ہیں تو ان کا عنعنہ مضر نہیں ہے۔ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ علیہ نے بھی یہی منہج اختیار کیا ہے[1]۔

شیخ البانی کہتے ہیں کہ کئی صحابہ سے یہ ثابت ہے۔

سلسلہ احادیث صحیحہ میں شیخ البانی نے اسے معجم الاوسط کے ایک طرق سے لیا ہے، البانی رقمطراز ہیں کہ طبرانی کے مطابق حرملہ، ابن زبیر سے راویت کرنے میں منفرد ہیں۔ وہ مسلم کے رجال میں سے ثقہ ہیں اور جو اس سے اوپر والے راوی ہیں وہ شیخین کے رجال سے ہیں اور محمد بن نصر ابن حمید الوازع البزار ہیں اور اس کو طبرانی کے سوا امام احمد نے بیان کیا جیسا کہ خطیب نے ذکر کیا ہے۔ ابن جریج نے عطاء سے سماع کیا ہے، اگرچہ وہ مدلس ہیں اور معنعن روایت کر رہے ہیں لیکن حدیث کے آخری حصہ میں ان کا قول موجود ہے کہ انہوں نے عطاء کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے عطاء سے یہ روایت سنی تھی، کیونکہ یہ بعید از قیاس ہے کہ انہوں نے عطاء کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا اور اس کے بارے میں دریافت نہ کیا ہو۔

اخبرنا ابو زکریا بن ابی اسحاق المزکی ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا بحر بن نصر قال: قرىء على ابن وہب، اخبرک یونس بن یزید و ابن ابی ذئب عن ابن شہاب قال: اخبرنی ابو امامہ بن سہل بن حنیف ، انہ رای زید بن ثابت:

1۔ سنن ابی داود 1 / 774 ح 1091، حدیث "امام خطبے کے دوران میں کسی سے بات کرے" جو کہ عطاء نے ابن جریج سے معنعن (عطاء عن ابن جریج) روایت کی ہے، کہ حاشیہ میں حافظ زبیر رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور مزید لکھا ہے کہ "حدیثہ عن عطاء قوی و صححہ ابن خزیمہ" یعنی اس (ابن جریج) عن عطاء قوی ہے اور اسے ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ مجھے ابو امامہ سہل بن حنیف نے خبر دی کہ انہوں نے زید بن ثابتؓ کو دیکھا، وہ مسجد میں داخل ہوئے اور امام رکوع میں تھا۔ وہ فوراً تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے، پھر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے صف میں شامل ہو گئے"۔(سنن الکبریٰ للبیہقی2/423ح2586)

بیہقی نے اسے باب "صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع کرنے کا بیان اور جو شخص ایسا کرے اس کی رکعت مکمل ہے" کے تحت ذکر کیا ہے۔

حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک امام بیہقی کا کسی موضوع پر باب بنا کر ان میں راویات بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ مسئلہ ثابت ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص لوگوں کو رکوع میں پائے تو وہ دو تکبیریں کہے، ایک نماز شروع کرنے کی اور دوسری رکوع کی، جب اس نے ایسا کر لیا تو اس نے رکعت کو پا لیا۔(سنن الکبریٰ للبیہقی2/425ح2591)

مختلف کتب فقہ سے حوالہ جات۔

آئمہ مذاہب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس نے امام کے رکوع میں رکوع کر لیا اسے رکعت مل گئی اور قراءت کی ذمہ داری اس سے ساقط ہو جائے گی۔(فتح القدیر1/324)

نبی ﷺ کا ارشاد ہے جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت حاصل کر لی گویا اسے نماز مل گئی۔(تبیین الحقائق 1/184)

جب کوئی مسلمان مسجد میں داخل ہو اور امام اس وقت حالت رکوع میں ہو تو اس کے لئے حکم یہ ہے وہ دو تکبیریں کہہ کر ان کے ساتھ اسی حالت میں داخل ہو جائے، ایک تو وہ کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہے اور دوسری تکبیر رکوع کے لئے اس وقت کہے جب وہ رکوع کے لئے جھک رہا ہو، وقت کی تنگی کی وجہ سے اس وقت اس کے لئے دعا یا ستفتاح یا سورت فاتحہ پڑھنے کا حکم نہیں ہے اور اس کی یہ رکعت ہو جائے گی، کیونکہ صحیح البخاری میں حضرت ابو بکرہ ثقفیؓ سے رواتی ہے کہ ایک دن وہ مسجد میں داخل ہوئے تو اس وقت رسول اللہ ﷺ حالت رکوع میں تھے، تو انہوں نے صف سے پہل ہی رکوع کر لیا اور پھر اسی حالت میں صف میں

شامل ہو گئے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے، آئندہ ایسا نہ کرنا"۔ (بخاری 783)

لیکن نبی ﷺ نے انہیں اس رکعت کی قضاء کا حکم نہیں دیا، جس سے معلوم ہوا کہ ان کی یہ رکعت ہو گئی۔ (فتاویٰ اسلامیہ 1/ 338)

نماز میں فاتحہ کی قراءت کرنا امام، منفرد اور مقتدی سب پر واجب ہے، چاہے سری نماز ہو یا جہری، کیونکہ نماز میں فاتحہ کی قراءت کے بارے احادیث میں عموم ہے۔

اگر کوئی شخص جماعت میں شامل ہوا اور امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہی تو اس مقتدی کے لیے لازم ہے کہ سورہ فاتحہ کی قراءت کرے۔

اور اگر امام مقتدی کے سورہ فاتحہ مکمل کرنے سے پہلے ہی رکوع میں چلا جائے تو مقتدی کے لیے لازم ہے کہ وہ امام کی پیروی کرتے ہوئے رکوع میں چلا جائے (یعنی ایسی صورت میں امام کی اقتداء کو فاتحہ کی قراءت پر ترجیح دے) اور مقتدی کی یہ رکعت کفایت کرے گی۔

اسی طرح اگر کسی شخص نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا اور امام کے ساتھ مکمل رکوع کیا تو اس کی رکعت بھی ہو جائے گی اور علماء کے دو اقوال میں یہ راجح قول ہے (دوسرا قول یہ ہے کہ رکعت نہیں ہو گی) اور ایسے شخص (یعنی امام کو رکوع کی حالت میں پانے والے سے) سورہ فاتحہ ساقط ہو جائے گی کیونکہ وہ اس کی قدرت نہیں رکھتا ہے اور اس کی دلیل صحیح بخاری کی ابو بکرہ والی روایت ہے[1]۔

مالکیہ: جس شخص کو امام کے رکوع سے سر اٹھانے کی وجہ سے رکعت فوت ہو جانے کا خدشہ ہو تو وہ صف سے پہلے ہی تکبیر تحریمہ کہہ لے اگر تکبیر تحریمہ نہیں کہی جب یہ گمان ہو کہ وہ امام کے رکوع سے سر اٹھانے سے

1۔ اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والإفتاء 6/ 387

پہلے صف پالے گا اگر یہ گمان نہ ہو تو وہ بن دوڑنے چلتا رہے، البتہ اگر آخری رکعت ہو تو وہ اپنی جگہ سے صف سے پہلے ہی تکبیر تحریمہ کہہ لے تا کہ اس کی نماز فوت نہ ہو پھر چلتے چلتے صف میں شامل ہو جائے[1]۔

حنابلہ: جب تک امام کے سر اٹھانے سے پہلے چل کر صف میں شامل ہونے اور کسی دوسرے کے ساتھ کھڑے ہونے کی امید نہ ہو صف سے پہلے رکوع نہ کرے حاصل یہ کہ جو شخص بھی صف سے پہلے رکوع کر کے صف میں شامل ہو گا اس کی تین حالتیں ہیں:

ایک تو یہ کہ وہ پوری رکعت صف سے باہر پڑھ لے تو اس کی نماز صحیح نہیں ہے، اس واسطے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے صف سے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں۔

دوسرا یہ کہ امام کے سر اٹھانے سے پہلے رکوع میں چلتا چلتا صف میں شامل ہو جائے یا کوئی آکر اس کے ساتھ صف بنالے تو اس صورت میں اس کی نماز صحیح ہو جائے گی، اس واسطے کے اس نے صف میں امام کے ساتھ اتنی نماز پالی جس سے رکعت حاصل ہو جاتی ہے۔

اگر امام کے سر اٹھالینے کے بعد صف میں شامل ہوا تو جب تک وہ اس کے حرام ہونے سے لاعلم تھا اس کی نماز صحیح ہے، لیکن جب علم ہو گیا پھر اس کی نماز صحیح نہیں۔

شوافع کہتے ہیں کہ رکوع میں طمانیت کا ساتھ شریک ہو تو اس کو رکعت مل جائے گی، اگر رکعت نہ پائے مگر پہلے سلام سے پہلے شریک ہو تو جماعت کی فضیلت حاصل ہو جائے گی[2]۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ جس نے صرف رکوع حاصل کر لیا اس کی رکعت ہو گئی[3]۔

ابن قدامہ، عینی، البانی، سعودی مجلس افتاء، شیخ سعدی، ابن باز اسی کے قائل ہیں۔

1۔ الشرح الصغیر 1 / 461۔

2۔ المبسوط اردو ص 481۔

3۔ نیل الاوطار 2 / 40، السیل الجرار 1 / 265، المغنی 1 / 504، المدونۃ الکبریٰ 1 / 69۔

لاصلاۃ لمن یقرا ء

حضرت عبادہ بن صامت ؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی، نماز میں آپ ﷺ کو قراءت بوجھل محسوس ہو رہی تھی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ شاید تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کر رہے تھے؟ ہم نے کہا جی ہاں، یارسول اللہ ﷺ ہم ایسا ہی کر رہے تھے تو

آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم امام کے پیچھے صرف سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔(مصنف ابن ابی شیبہ 3777، مسند احمد 23070)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، دوران قراءت آپ ﷺ کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس سا، نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کی جی یا رسول اللہ ﷺ ! تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہو گا، مگر یہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھو، کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی"۔(مسند احمد 23047،23126)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، دوران قراءت آپ ﷺ کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا، نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کی جی یا رسول اللہ ﷺ! نبی ﷺ نے فرمایا اگرم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہو گا، مگر یہ کہ سورہ فاتحہ پڑھو، کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔(مسند احمد 23125،23130)

قراءت کے کارہین

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ غالباً وہ فجر کی نماز تھی۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کرلی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے قراءت کی ہے؟ ایک آدمی نے کہا کہ

میں نے قراءت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی سوچ رہا تھا کہ قرآن میں مجھ سے کون جھگڑ رہا ہے؟"

رجال

ابو بکر بن الحارث الفقیہ:

(349ھجری۔433ھجری)

روی عن: عبد اللہ بن محمد بن جفر بن حیان (ابو الشیخ)، عبد اللہ بن محمد القراب، علی بن عمر الدار قطنی، محمد بن احمد بن حمدان الحیری نیشاپوری وغیرہ۔

روی عنہ: بیہقی، جامع بن الحسن بن علی البیہقی، عباس بن ابی العباس احمد بن محمد الشقانی، عبد الغفار بن محمد الشیروی، عبد اللہ بن الحسن بن ہارون الوراق، عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد نیشاپوری، قاسم بن الفضل الثقفی، محمد بن یحیٰی بن ابراہیم بن محمد المزکی نیشاپوری، منصور بن بکر بن حیدر، منصور بن رامش بن عبد اللہ بن زید نیشاپوری۔

عبد الغافر فارسی "السیاق" میں لکھتے ہیں کہ امام، ادیب، فقیہ، محدث، زاہد، ثقہ امام بالحقیقت ہے۔ اصفہان میں 409ھجری میں آیا، اور یہاں کی مجالس میں شریک ہوا، سب اس کے حسن بیان، اور علوم پر دسترس سے حیران ہوتے تھے۔ اور یہ حدیث کی معرفت رکھنے والا کثیر السماع اور صحیح الاصول ہے۔

قفطی "انباہ الرواۃ" میں لکھتے ہیں کہ محدث، زاہد، ثقہ ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ نحوی، زاہد اور محدث تھا، نیشاپور میں آیا اور ان کو عربی میں حدیث بیان کی۔ اس نے سنن دار قطنی کی روایت بھی کی۔

(المنتخب من السیاق ح194، التحبیر فی المعجم الکبیر 1/156، سیر اعلام النبلاء 17/538، تذکرۃ الحفاظ 3/، العبر، تلخیص ابن مکتوم، شذرات الذہب، السلسبیل النقی ص227 ح22، اتحاف المرتقیٰ ص96 ح21)

ابو الشیخ عبد اللہ ن محمد بن جعفر بن حیان (ابو الشیخ):

(274ھ-369ھ)

روی عن: ابراہیم بن رستہ، ابراہیم بن سعدان، ابراہیم بن علی العمری، اسحاق بن اسماعیل الرملی، احمد بن جعفر الجمال، احمد بن الحسن الصوفی، احمد بن رستہ الاصبہانی، احمد بن سعید بن عروہ الصفار، احمد بن عمرو ابو بکر البزار (صاحب مسند البزار)، احمد بن محمد بن علی الخزاعی، احمد بن یحییٰ بن زہیر، جعفر الفریابی، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، عبدان، علی بن سعید الرازی، قاسم المطرز، محمد بن ابراہیم بن شبیب، محمد بن اسد المدینی (صاحب ابو داود طیالسی)، محمد بن الحسن بن علی بن بحر، محمد بن عبد اللہ بن الحسن بن حفص الہمدانی، محمد بن یحییٰ المروزی، محمود بن الفرج الزاہد، محمود بن محمد الواسطی، مفضل بن محمد الجندی، ولید بن ابان، ابو بکر بن ابو عاصم، ابو خلیفہ الجمحی، ابو عروبہ الحرانی، ابو القاسم البغوی، ابو یعلیٰ موصلی اور ایک خلق کثیر سے روایت کی۔

روی عنہ: احمد بن محمد بن احمد بن جعفر الیزدی، احمد بن محمد بن یزدہ المقریء، سفیان بن حسنکویہ، عبد اللہ بن محمد العطار المقریء، عبد الکریم بن عبد الواحد الصوفی، فضل بن احمد القصار، فضل بن محمد القاشانی، محمد بن ابراہیم الصالحانی، محمد بن احمد بن عبد الرحمان الصفار، محمد بن احمد بن عبد الرحیم الکاتب، محمد بن احمد

الکسائی، محمد بن عبد اللہ بن احمد التبان، محمد بن احمد بن شاہ المہر جانی، محمد بن عبد اللہ بن الحسین الصالحانی، محمد بن عبد اللہ بن عبد الرزاق بن ابی الشیخ، محمد بن علی بن سمویہ، محمد بن علی بن محمد بن بہروز مرد، محمد بن علی بن محمد بن سیویہ المؤدب، ابو بکر احمد ب عبد الرحمان الشیرازی، ابو سعید المالینی، ابو سعید النقاش، ابو نعیم اصفہانی، ابن مردویہ، ابن مندہ اور ایک خلق کثیر۔

ابن مردوہ کہتے ہیں کہ ثقہ مامون ہیں۔ تفسیر اور کثیر احکام کتب کے مصنف ہیں۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ ابو الشیخ حافظ ثبت اور متقن تھے۔

ابو القاسم السوذر جانی کہتے ہیں کہ اللہ کے صالح بندوں میں سے تھے، ثقہ مامون تھے۔

ابو نعیم کہتے ہیں کہ علماء میں سے تھے، احکام و تفسیر کے مصنف تھے۔ ثقہ تھے۔

سیر اعلام النبلاء میں حافظ ذہبی ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ امام حافظ صادق، محدث اصفہان صاحب تصانیف۔

العبر میں ذہبی لکھتے ہیں کہ انہوں نے 300 ہجری کے لگ بھگ سفر اختیار کیا اور موصل، حران، حجاز اور عراق کے سفر کئے، انہیں عابد، ثقہ کبیر القدر کہا گیا ہے۔

ابو الشیخ کی مشہور کتاب "طبقات المحدثین باصبہان" ہے جو کہ عبد الغفور عبد الحق حسین البلوسی کی تحقیق سے مؤسسۃ الرسالہ سے طبع ہوئی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء 16 / 276، تذکرۃ الحفاظ 3 / 105، العبر 2 / 357، شذرات الذہب 4 / 373)

ثقہ حافظ

ابراہیم بن محمد بن الحسن (ابن متویہ):

(م 302 ھجری)

روی عن: احمد بن منیع، بشر بن معاذ، ربیع بن سلیمان، عبد الجبار بن العلاء العطار، محمد بن اسماعیل بن علیہ، محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب، محمد بن ہاشم البعلبکی، ولید بن شجاع، ہشام بن خالد الازرق، ہناد بن السری، یونس بن عبد الاعلیٰ اور کثیر خلق سے۔

روی عنہ: احمد بن بندار الشعار، ابو احمد العسال، ابو بکر بن المقریء، ابو الشیخ بن حیان، ابو علی بن ہارون، ابو القاسم طبرانی اور ایک خلق کثیر نے۔

ابو الشیخ کہتے ہیں کہ معادن الصدق تھے۔

ابو نعیم نے کہا کہ صاحب فضل انسانوں میں سے تھے۔

ابن عساکر کہتے ہیں کہ معادن الصدق تھے۔

ابن عبد الہادی لکھتے ہیں کہ حدیث کو پایا اور اس کو حفظ کیا تھا، کثیر السفر، عباد اور کثرت سے روزہ رکھنے والے تھے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ امام مامون، اصفہان کی جامع مسجد کے امام تھے۔ حافظ، حجت، معادن صدق تھے۔

صفدی لکھتے ہیں کہ حافظ صدوق تھے۔

ابن عماد حنبلی کہتے ہیں کہ امام جامع اصفہان اور حفاظ میں سے تھے۔

(تاریخ دمشق 7/134ح 492، طبقات علماء الحدیث ابن عبد الہادی 1/456ح 707، سیر اعلام النبلاء 14/142، تذکرۃ الحفاظ 3/180، العبر 2/128، الوافی بالوفیات 6/82ح 207، شذرات الذہب 4/13)

حافظ صدوق۔

محمد بن النضر الازدی

وضاح بن عبد اللہ ابو عوانہ یشکری

روی عن: ابراہیم بن محمد بن المنتشر، ابراہیم بن مہاجر البجلی، ابراہیم بن میسرہ الطائفی، اسماعیل بن سالم، اسماعیل بن عبد الرحمان السدی، اسود بن قیس، اشعث بن ابی الشعثاء، ایوب السختیانی، بشر بن نمیر، بکیر بن الاخنس، بیان بن بشر، جابر بن یزید الجعفی، جعد ابی عثمان البصری، جعفر بن ابی وحشیہ، حر بن الصیاح، حر بن مسکین، حصین بن عبد الرحمان، حکم بن عتیبہ، حماد بن ابی سلیمان، خالد بن علقمہ، مالک بن عرفطہ (یہ وہم ہے)، داود بن عبد اللہ الاودی، داود بن ابی ہند، رقبہ بن مصقلہ، زیاد بن علاقہ، زید بن جبیر، سعد بن ابراہیم، سعید بن مسروق الثوری، سلیمان الاعمش، سماک بن حرب، سہیل بن ابی صالح، طارق بن عبد الرحمان، عاصم بن بہدلہ، عاصم بن سلیمان الاحول، عاصم بن کلیب، عبد اللہ بن عون، عبد الاعلیٰ بن عامر، عبد الرحمان بن الاصبہانی، عبد الرحمان بن الاصم، عبد العزیز بن صہیب، عبد الملک بن ابی سلیمان، عبد الملک بن عمیر، عبید اللہ بن الاخنس، عثمان بن عبد اللہ بن موہب، عثمان بن المغیرہ الثقفی، عطاء بن السائب، عمر بن ابی سلمہ بن عبد الرحمان بن عوف، عمرو بن دینار، فراس بن یحییٰ الہمدانی، قتادہ بن دعامہ، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن المنکدر، مخول بن راشد، مطرف بن طریف، معاویہ بن قرہ المزنی، مغیرہ بن مقسم الضبی، منصور بن زاذان، منصور بن المعتمر، مہاجر ابی الحسن، موسیٰ بن ابی عائشہ، نعیم بن حکیم المدائنی، ہلال بن خباب، ہلال الوزان،

یحییٰ بن ابی اسحاق الحضرمی، یحییٰ الجبار، یزید بن ابی زیاد، یعلیٰ بن عطاء العامری، ابی اسحاق الشیبانی، ابی بلج الفزاری، ابی جعفر الرازی، ابی جویریہ الجرمی، ابی حصین الاسدی، ابی حمزہ القصاب، ابی زبیر المکی، ابی مالک الاشجعی، ابی یعفور العبدی۔

روی عنہ: ابراہیم بن حجاج النیلی، احمد بن اسحاق الحضرمی، احمد بن عبدہ الضبی، اسماعیل بن علیہ، بشر بن معاذ العقدی، جبارہ بن مغلس، حامد بن عمر البکراوی، حبان بن ہلال، حجاج بن منہال، خالد بن خداش، خلف بن ہشام البزار، روح بن عبد المؤمن المقریء، سعید بن منصور، سہل بن بکار، سوید بن عمرو الکلبی، شعبہ بن الحجاج، شیبان بن فروخ، صالح بن عبداللہ الترمذی، صلت بن محمد الخارکی، عبداللہ بن رجاء الغدانی، عبدالرحمان بن عمرو البجلی، عبدالرحمان بن المبارک العیشی، عبدالرحمان بن مہدی، عبیداللہ بن عمر القواریری، عبیداللہ بن محمد العیشی، عثمان بن عمر بن فارس، عفان بن مسلم، علی بن حکم المروزی، عمرو بن عون الواسطی، فضل بن دکین، فضل بن مساور، قتیبہ بن سعید البلخی، کثیر بن یحییٰ البصری، لیث بن حماد الصفار، لیث بن خالد البلخی، محمد بن ابی بکر المقدمی، محمد بن الحسن بن الزبیر الاسدی، محمد بن سلیمان لوین، محمد بن طالب، محدم بن عبدالملک بن ابی الشوارب، محمد بن عبید بن حساب، محمد بن عیسیٰ بن الطباع، محمد بن الفضل عارم، محمد بن محبوب البنانی، محمد بن معاذ بن عباد العنبری، مسدد بن مسرہد، مسلم بن ابراہیم، معقل بن مالک الباہلی، معلیٰ بن اسد العمی، موسیٰ بن اسماعیل ابو سلمہ، ہشام بن عبیداللہ الرازی، ہیثم بن جمیل الانطاکی، ہیثم بن سہل التستری، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن حماد الشیبانی، یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، یزید بن زریع، ابوداود طیالسی، ابوربیع الزہرانی، ابوکامل الجحدری، ابوہشام المخزومی، ابو ولید الطیالسی۔

عبدالرحمان بن مہدی نے کہا کہ ابو عوانہ کی کتاب ہشیم کے حافظ سے زیادہ ثبت ہے۔

ابن سعد نے کہا کہ آپ صدوق اور ثقہ ہیں۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حنبل نے کہا کہ ابو عوانہ مجھے کتابت میں جریر الرازی سے زیادہ پسند ہے۔

بخاری نے کہا کہ مجھ سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ابو عوانہ نے ان سے کہا: جو کچھ بھی میں روایت کرتا ہوں اسے میں نے سنا ہوتا ہے۔

عجلی نے کہا کہ بصری ثقہ ہے۔ ابو عوانہ یزید بن عطاء سے بہتر ہے۔

ابو زرعہ نے کہا کہ کتاب سے جو روایت کرتا ہے اس میں ثقہ ہے۔

ابو حاتم نے کہا کہ ثقہ ہے۔ اور حماد بن سلمہ میں محفوظ ہے۔ البتہ جب یہ اپنے حافظے سے بیان کر رہا ہو تو بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن شاہین نے اس کی توثیق کی ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ یہ قتادہ کا شاگرد ہے اس کی ثقہ ہونے پر اتفاق ہے، اس کی تحریر متقن ہے۔ ایک جگہ کہا کہ قتادہ میں ضعیف ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا ثقہ ثبت راوی ہے۔

(طبقات ابن سعد9/288ح4137(اردو7/205)، تاریخ الکبیر8 /182ح2628، ثقات العجلی2/340ح1937، الجرح والتعدیل 9 /40ح 173، سنن دارقطنی 1/164، الثقات 7 / 562، ثقات ابن شاهین ص 247ح 1508، تہذیب الکمال 30/442ح6688، سیر اعلام النبلاء 8 / 217، الکاشف2/349ح6049، المغنی 2 / 493ح 6839، ، میزان الاعتدال7/124ح9358(اردو7/140ح9358)، تذہیب التہذیب9/346ح7450، تہذیب التہذیب6/714ح8692، تقریب التہذیب5/304ح7457)

ثقہ ثبت۔

ولید بن مسلم

روی عن: اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ، اسحاق بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ، اسماعیل بن رافع المدنی، بختری بن عبید، بکر بن مضر المصری، بکیر بن معرف الدامغانی، تمیم بن عطیہ العنسی الدارانی، ثابت بن سرح الدوسی، ثور بن یزید الرحبی، حارث بن عبید اللہ الانصاری، حریز بن عثمان، حسان بن عطیہ، حفص بن غیلان، حکم بن مصعب المخزومی، حنظلہ بن ابی سفیان الجمحی، خالد بن یزید بن صالح بن صبیح المری، خالد بن یزید بن ابی مالک، روح بن جناح، زہیر بن محمد التمیمی، زید بن واقد، سعید بن بشیر، سعید بن سنان الحمصی، سعید بن عبد العزیز، سفیان الثوری، سلیمان بن موسیٰ الزہری، شبیب بن شیبہ الشامی، شعیب بن ابی حمزہ، شیبان بن عبد الرحمان النحوی، شیبہ بن الاحنف الاوزاعی، صکر بن جندل البیروتی القاضی، صدقہ بن عبد اللہ السمین، صدقہ بن یزید، صفوان بن عمرو، عبد اللہ بن عبد الرحمان بن یزید بن جابر، عبد اللہ بن العلاء ابن زبر، عبد اللہ بن لہیعہ، عبد اللہ بن مؤمل، عبد الجبار بن مسلم، عبد الرحمان بن ثابت بن ثوبان، عبد الرحمان بن حسان الکنانی، عبد الرحمان بن عمرو الاوزاعی، عبد الرحمان بن میسرہ الکلبی، عبد الرحمان بن نمر الیحصبی، عبد الرحمان بن یزید بن تمیم، عبد الرحمان بن یزید بن جابر، عبد الرزاق بن عمر الثقفی، عبد العزید بن اسماعیل بن عبید اللہ بن ابی المہاجر، عبد العزیز بن ابی رواد، عبد القدوس بن حبیب الشامی، عبد الملک بن جریج، عثمان بن ابی العاتکہ، عثمان بن عبد الرحمان بن حصن بن عبیدہ بن علاق، عثمان بن عطاء الخراسانی، عفیر بن معدان، علی بن حوشب الفزاری، عمر بن محمد بن زید العمری، عمر بن عبد اللہ الشعیثی، عنبسہ بن عبد الرحمان القرشی، عیسیٰ بن ایوب القینی الازدی، عیسیٰ بن عبد الاعلیٰ بن عبد اللہ بن ابی فروہ، عیسیٰ بن موسیٰ القرشی، عیسیٰ بن یونس، قاسم بن ہزان، کلثوم بن زیاد المحاربی، لیث بن سعد، مالک بن انس، مثنیٰ بن الصباح، محمد بن حمزہ بن یوسف بن عبد اللہ بن سلام، محمد بن راشد المکحولی، محمد بن السائب النکری، محمد بن عبد اللہ الشعیثی، محمد بن عبد الرحمان بن ابی ذئب، محمد بن عجلان، محمد بن مطرف المدنی، محمد بن مہاجر الشامی، مرزوق بن ابی الہذیل، مروان بن جناح، معان بن رفاعہ السلامی، معاویہ بن سلام بن ابی سلام، معاویہ بن یحییٰ الاطرابلسی، معاویہ بن یحییٰ الصدفی، معروف ابی الخطاب، مفضل بن فضالہ المصری، ہشام بن حسان، ہشام بن الغاز، ہیثم بن حمید الغسانی، وحشی بن حرب بن وحشی بن حرب، وضین بن عطاء، ولید بن سلیمان بن ابی السائب، ولید بن عتبہ الکوفی، ولید بن محمد

الموقری، ولید بن نمیر بن اوس الاشعری، یحیٰی بن اسماعیل بن عبید اللہ بن ابی المہاجر، یحیٰی بن الحارث الذماری، یحیٰی بن عبد الرحمان المصری، یحیٰی بن عبد العزیز بن الاردنی الشامی، یزید بن ربیعہ الصنعانی، یزید بن ابی مریم الشامی، یزید بن یوسف الصنعانی، ابی اسحاق الفزاری، ابی بکر بن عبد اللہ بن ابی مریم۔

روی عنہ: ابراہیم بن ایوب الحورانی، ابراہیم بن العلاء الزبیدی، ابراہیم بن المنذر الحزامی، ابراہیم بن موسیٰ الرازی، احمد بن حنبل، احمد بن عبد اللہ الغدانی، احمد بن عبد الرحمان بن بکار البسری، احمد بن یحیٰی بن عبد العزیز الشافعی، اسحاق بن ابی اسرائیل، اسحاق بن راہویہ، اسحاق بن موسیٰ الانصاری، بقیہ بن الولید، جارود بن معاذ الترمذی، حجاج بن الریان، حسین بن حریث، حکم بن المبارک، داود بن رشید، راشد بن سعید الرملی، ربیع بن نافع الحلبی، زہیر بن حرب، سلیمان بن عبد الرحمان، سوید بن سعید، صدقہ بن الفضل المروزی، صفوان بن صالح المؤذن، ضمرہ بن ربیعہ، عباس بن عثمان المعلم، عبد اللہ بن احمد بن ذکوان المقریء، عبد اللہ بن زبیر الحمیدی، عبد اللہ بن محمد الرملی، عبد اللہ بن وہب المصری، عبد اللہ بن یوسف التنیسی، عبد الحمید بن بکار البیروتی، عبد الرحمان بن ابراہیم دحیم، عبد الرحمان بن ضحاک البعلبکی، عبد الرحمان بن واقد الواقدی، عبد الوہاب بن نجدہ الحوطی، عبید اللہ بن سعید السرخسی، عثمان بن اسماعیل الہذلی، علی بن حجر السعدی، علی بن سہل الرملی، علی بن محمد الطنافسی، علی بن المدینی، عمرو بن حفص بن شلیلہ، عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار الحمصی، عمرو بن قتیبہ، عمرو بن محمد بن عمرو بن ربیعہ بن الغاز الجرشی، عیاش بن الولید الرقام، عیسیٰ بن مساور، غیاث بن جعفر الرحبی، قتیبہ بن سعید البلخی، کثیر بن عبید المذحجی، لیث بن سعد، مجاہد بن موسیٰ، محمد بن خلاد الباہلی، محمد بن شعیب بن شابور، محمد بن الصباح الدولابی، محمد بن الصباح الجرجرائی، محمد بن الصلت التوزی، محمد بن عائذ الدمشقی، محمد بن عبد اللہ بن بکار البسری، محمد بن عبد اللہ بن میمون الاسکندرانی، محمد بن عبد اللہ الرملی، محمد بن عبد الرحمان بن سہم الانطاکی، محد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ المروزی، محمد بن عبد العزیز الرملی، محمد بن المبارک الصوری، محمد بن المثنیٰ، محمد بن مصفی الحمصی، محمد بن مہران الجمال الرازی، محمد بن ہاشم البعلبکی، محمد بن وزیر الدمشقی، محمد بن وہب بن عطیہ، محمد بن یزید الکوفی، محمود بن خالد السلمی، محمود بن غیلان المروزی، موسیٰ بن ایوب النصیبی، موسیٰ بن عامر المری، موسیٰ بن مروان

الرقی، موسیٰ بن ہارون البردی، مؤمل بن الفضل الحرانی، نصر بن عاصم الانطاکی، نعیم بن حماد، ہارون بن معروف، ہشام بن اسماعیل العطار، ہشام بن خالد الازرق، ہشام بن عمار، ولید بن شجاح السکونی، ولید بن عتبہ الدمشقی، یحییٰ بن بشر البلخی، یحییٰ بن بشر الحریری، یحییٰ بن موسیٰ البلخی، یزید بن عبد اللہ بن زریق القرشی، یزید بن عبد ربہ الجرجسی، یزید بن قبیس، یعقوب بن حمید بن کاسب، یعقوب بن کعب الحلبی۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ وسیع علم اور کثیر الحدیث ہے۔

ابو مسہر کہتے ہیں کہ ولید تدلیس کرتا تھا، بعض اوقات یہ کذاب راویوں کے حوالے سے بھی تدلیس کرتا تھا۔ ولید نے ابن ابو سفر کے حوالے سے امام اوزاعی کی حدیث حاصل کی تھی اور ابن ابو سفر کذاب ہے۔ وہ اس میں یہ کہتا ہے کہ امام اوزاعی نے کہا ہے۔

فسوی کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن عمار سے ولید کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اس کے علم، پرہیز گاری اور اس کے تواضع کی تعریف کرنے لگے۔

ابو الیمان کہتے ہیں کہ میں نے اس جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

صدقہ بن فضل مروزی کہتے ہیں کہ میں صالح طویل سے زیادہ بڑا حافظ الحدیث کوئی نہیں دیکھا اور جنگی واقعات سے متعلق روایات کا ولید سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا، یہ ابواب کو یاد رکھتا تھا۔

ابن مدینی کہتے ہیں کہ یہ اہل شام سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ے، اس کے پاس بہت زیادہ علم تھا۔

ابن جوصا کہتے ہیں کہ ہم یہی سنتے آرہے ہیں کہ جس نے ولید کی مصنفات کو تحریر کرلیا وہ قاضی بننے کے قابل ہو جاتا تھا۔ یہ ستر کتابیں ہیں۔

ابن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے اہل شام میں اس سے زیادہ عقلمند شخص نہیں دیکھا۔ مروزی نے کہا کہ میں نے ابن حنبل سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ کثیر الخطاء ہے۔

صالح جزرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ہیثم بن خارجہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ولید بن مسلم سے کہا کہ تم نے امام اوزاعی کی حدیث کو خراب کر دیا ہے، اس نے دریافت کیا وہ کیسے میں نے کہا تم اسے ان کے حوالے سے نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہو اور ان کے حوالے سے زہری سے نقل کرتے ہو اور ان کے

حوالے سے یحییٰ سے نقل کرتے ہو، جبکہ تمہارے علاوہ دیگر راوی اوزاعی اور نافع کے درمیان عبد اللہ بن عامر اسلمی کا ذکر کرتے ہیں، اور امام اوزاعی اور زہر کے درمیان قرہ کا ذکر کرتے ہیں تو تم نے ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا کہ اوزاعی اس سے زیادہ سمجھدار ہیں کہ ان جیسے لوگوں سے روایت نقل کریں۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم کہتے ہیں کہ یہ صالح الحدیث ہے۔ ایک جگہ کہا کہ میرے نزدیک ولید کثیر غلطیاں کرنے والا ہے۔

ابو داود نے کہا کہ صدقہ بن خالد ولید بن مسلم سے زیادہ ثبت ہے۔، ولید نے امام مالک کے حوالے سے ایسی دس روایات نقل کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے، ان میں سے چار روایات نافع کے حوالے سے منقول ہیں۔

دار قطنی نے کہا کہ ولید بن مسلم ارسال کرتا ہے۔ اوزاعی کی احادیث ضعیف شیوخ سے بیان کرتا ہے۔

خلیلی نے کہا کہ متفق علیہ ہے اس کی روایت صحیحین میں لی گئی ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ بنو امیہ کا غلام ہے، جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہے اور اہل شام کا بڑا عالم ہے ثقہ ہے۔ اس سے ایسی تصانیف منقول ہیں جو اچھی ہیں۔ اس کی نقل کردہ سب سے زیادہ منکر روایت وہ ہے جو اس نے قرآن حفظ کرنے کے بارے میں نقل کی ہے، جسے امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن قتادہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے۔

ولید نے عبد اللہ بن قتادہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے کہ:

"نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی غائب شوہر والی عورت کی شرمگاہ پر بیٹھے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر اژدہے کو مسلط کرے گا"۔

ابو حاتم نے اس روایت کو جھوٹا کہا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ جب ولید یہ کہے کہ ابن جریج یا امام اوزاعی سے روایت منقول ہے تو یہ قابل اعتماد نہیں ہو گا۔ کیونکہ یہ دو کذاب راویوں کے حوالے سے تدلیس کرتا ہے۔ لیکن جب یہ کہے کہ یہ حدیث ہمیں اس نے بیان کی ہے تو پھر یہ حجت شمار ہو گا۔

ذہبی کہتے ہیں کہ جب امام اوزاعی نے ان جیسے لوگوں سے روایات کیں اور یہ ضعیف اور منکر راوی ہیں تو تم نے تو انہیں ساقط الاعتبار قرار دیا اور تم نے اس روایت کو امام اوزاعی کی ایسی روایت بنا دیا جو انہوں نے ثبت راویوں کے حوالے سے نقل کی ہے تو امام اوزاعی تو ضعیف ہو گئے، لیکن پھر اس نے میری اس بات کی طرف توجہ نہیں کی۔

سبط ابن عجمی نے کہا کہ تسویہ کرتا ہے۔

ابن حجر نے اسے آٹھویں طبقہ کا کثیر التدلیس و تسویہ راوی کہا ہے۔ تدلیس کے لیے معروف ہے اور شدید ہے۔

(طبقات ابن سعد 9/475ح4755(اردو 7/300)، تاریخ یحییٰ بن معین بروای الدوری 2/634، علل ابن حنبل دیکھیں فہرست 4/337، تاریخ الکبیر 8/152ح2532، الکنی مسلم ص 611ح2494، ثقات العجلی 2/343ح1948، الجرح والتعدیل 9/16ح70، علل الحدیث دیکھیں فہرست 7/369، الثقات 9/222، ضعفاء دار قطنی ص 415ح632، الارشاد للخلیلی 2/441ح185، التبیین سبط ابن عجمی ص 60ح83، تہذیب الکمال 31/86ح6737، میزان الاعتدال (اردو 7/153ح9413)، تذکرۃ الحفاظ، سیر اعلام النبلاء 9/216، الکاشف 2/355ح6093، دیوان الضعفاء ص 428ح4568، المغنی 2/501ح6887، من تکلم فیہ ص 533ح368، تذہیب التہذیب 9/381ح7499، شرح علل ترمذی دیکھیں فہرست ص 945، المدلسین للعلائی ص 111، مدلسین ابوزرعہ عراقی ص 99ح69، تہذیب التہذیب 6/748ح8742، تقریب التہذیب 5/318ح7506، طبقات المدلسین 51ح127، اسماء المدلسین ص 102ح63، المدلسین فی البخاری 2/352، التدلیس والمدلسون ص 40، معجم المدلسین ابن طلعت ص 488ح168، الفتح المبین ص 146)

ثقہ مدلس۔

حجاج بن منہال الانماطی:

روی عن: جریر بن حازم، جویریہ بن اسماء، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، داود بن ابی الفرات، ربیعہ بن کلثوم، سفیان بن عیینہ، شعبہ بن الحجاج، عبد اللہ بن عمر النمیری، عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ الماجشون، قرہ بن خالد السدوسی، مبارک بن فضالہ، محمد بن درہم، معتمر بن سلیمان، ہمام بن یحییٰ، وضاح بن عبد اللہ، یحییٰ بن المتوکل الناجی، یزید بن ابراہیم التستری۔

روی عنہ: بخاری، ابراہیم بن عبد اللہ الکجی، ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی، احمد بن الحسن بن خراش، احمد بن الفرات الرازی، اسحاق بن ابراہیم شاذان الفارسی، اسحاق بن منصور الکوسج، اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید القاضی، حسن بن علی الخلال، حماد بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید، عبد اللہ بن عبد الرحمان الدارمی، عبد اللہ بن الہیثم العبدی، عبد الرحمان بن حجاج المنہال، عبد القدوس بن محمد الحبحابی العطار، عبد بن حمید، عبد اللہ بن حجاج بن المنہال، علی بن عبد العزیز البغوی، عمرو بن منصور النسائی، فضل بن العباس الحلبی، محمد بن بشار بندار، محمد بن داود بن صبیح، محمد بن عبد الرحیم البزاز، محمد بن المثنیٰ ابو موسیٰ، محمد بن مسلم بن وارہ الرازی، محمد بن یحییٰ بن ابی حزم القطعی، محمد بن یحییٰ الذہلی، ہلال بن العلاء الرقی، یعقوب بن سفیان، یعقوب بن شیبہ، یوسف بن موسیٰ القطان۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔

یحییٰ بن معین:

احمد بن حنبل نے کہا کہ ثقہ، صاحب سنت ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ فاضل ہے۔

فلاس نے کہا کہ میں نے اس کی مثل صاحب فضل و سین نہیں دیکھا۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ، صالح انسان ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن قانع نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ امام، عابد حجت، حماد بن سلمہ کی حدیث میں ثبت ہے۔
ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ثقہ فاضل راوی ہے۔
حافظ زبیر نے انہیں ثقہ فاضل امام کہا ہے۔
(طبقات ابن سعد 9/302ح4187(اردو7/211)، علل احمدح2417، تاریخ الکبیر 2/380ح2841، ثقات العجلی 1/286ح269، والجرح والتعدیل 3/167ح711، الثقات 8/202، تقریب الثقات ص341ح2899، تہذب الکمال 5/457ح1128، معلم لابن خلفون ص154ح130، وسیر اعلام النبلاء 10/352، الکاشف1/313ح943، تذہیب التہذیب 2/225ح1134، تہذیب التہذیب1/670ح1347، تقریب التہذیب 1/393ح1146(آردو1/166ح1137)، مقالات3/47)۔
ثقہ حافظ

علی بن عبد العزیز البغوی

روی عن: احمد بن یونس، عاصم بن علی، عفان بن مسلم، علی بن الجعد، فضل بن دکین، قعنبی، مسلم بن ابراہیم، موسیٰ بن اسماعیل، ابوعبید۔
روی عنہ: حامد الرفاء، عبد المؤمن بن خلف النسفی، علی بن محمد بن مہرویہ القزوینی، ابوالحسن القطان، ابو القاسم الطبرانی۔
ابن ابی حاتم نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔
دار قطنی نے کہا کہ ثقہ مامون ہے۔
ابن حبان نے اس کے ذکر الثقات میں کیا ہے۔
ہیثمی نے کہا کہ ثقہ ہے۔
ذہبی نے کہا کہ امام، حافظ، صدوق ہے۔ ذہبی کہتے ہیں کہ اسے یہ علم حدیث حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن اسے یہ عذر لاحق تھا کہ یہ غریب تھا۔

(الجرح والتعدیل6 /196ح1076، الثقات 7 /477، سیر اعلام النبلاء13 /348، میزان الاعتدال5 /173ح5888(اردو5 /188ح5888)، العبر2 /11، 170، 290، 293، 297، تذکرۃ الحفاظ2 /622ح649، تہذیب التہذیب4 /633ح5592، مجمع الزوائد6 /106)

ثقہ مامون۔

معاویہ بن عمرو الازدی

روی عن: ابراہیم بن محمد الفزاری، اسرائیل بن یونس، بشر بن عمر بن ذر الہمدانی، بکر بن خنیس، ثابت بن یزید الاحول، جریر بن حازم، ذواد بن علبہ، رشدین بن سعد المصری، زائدہ بن قدامہ الثقفی، زہیر بن معاویہ، عبدالرحمان بن عبداللہ المسعودی، فضیل بن مرزوق، محمد بن بشر العبدی، مسلمہ بن جعفر البجلی۔

روی عنہ: بخاری، احمد بن الخلیل البرجلانی، احمد بن ابی رجاء الہروی، احمد بن منصور الرمادی، احمد بن منیع البغوی، احمد بن ملاعب بن حیان البغدادی، اسحاق بن یعقوب البغدادی، اسماعیل بن ابی الحارث البغدادی، اسماعیل بن یعقوب بن صبیح، حارث بن محمد بن ابی اسامہ، حجاج بن الشاعر، حسن بن سلام السواق، حسین بن حریث المروزی، حمدان بن علی الوراق، زہیر بن حرب، زیاد بن ایوب الطوسی، سعید بن یحییٰ بن سعید الاموی، عباس بن محمد الدوری، عبداللہ بن الحسین بن جابر العقیلی، عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، عبداللہ بن محرم المسندی، عبد بن حمید، علی بن احمد بن النضر الازدی، عمرو بن محمد الناقد، فضل بن العباس بن ابراہیم الحلبی، قاسم بن زکریا بن دینار الکوفی، مجاہد بن موسیٰ، محمد بن احمد بن النضر الازدی، محمد بن اسحاق الصاغانی، محمد بن حاتم بن میمون، محمد بن عبدالرحیم البزاز، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، محمد بن عبدالوہاب الفراء، محمد بن یحییٰ الذہلی، موسیٰ بن ہارون الطوسی، نصر بن المہاجر المصیصی، ہارون بن عبداللہ الحمال، یحییٰ بن معین۔

جرح وتعدیل

ابن سعد نے کہا کہ زائدہ سے کتاب سے روایت کرتا ہے۔

حنبل بن اسحاق نے احمد بن حنبل کے حوالے سے کہا کہ صدوق ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ امام حافظ صادق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

اس کی وفات 214 یا 215 ھجری میں ہوئی۔

طبقات ابن سعد 9/343ح4349، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری 2/573، تاریخ الکبیر 7/334ح1439، الجرح والتعدیل 8/386ح1762، الثقات 9/167، تاریخ بغداد 15/260ح7127، المعجم المشتمل ص293 ح1054، تہذیب الکمال 28/207ح6064، سیر اعلام النبلاء 10/214، الکاشف 1/276ح5532، تذہیب التہذیب 9/39ح6814، تہذیب التہذیب، 6/337ح7991، تقریب التہذیب 5/109ح6816۔

زائدہ بن قدامہ الثقفی

روی عن: ابراہیم بن مہاجر، اسماعیل بن ابی خالد، اسماعیل بن عبدالرحمان السدی، اشعث بن ابی الشعثاء، بیان بن بشر البجلی، حسن بن عبید اللہ، حصین بن عبدالرحمان، حکیم بن جبیر، حمید الطویل، خالد بن علقمہ، رکین بن الربیع، زیاد بن علاقہ، سائب بن حبیش الکلاعی، سعید بن مسروق الثوری، سفیان بن سعید الثوری، سلیمان الاعمش، سلیمان التیمی، سماک بن حرب، شبیب بن غرقدہ، شیبان بن عبدالرحمان، صدقہ بن سعید، عاصم بن کلیب، عاصم بن ابی النجود، عبداللہ بن عبدالرحمان بن معمر الانصاری، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، عبداللہ بن محمد بن عقیل، عبدالعزیز بن ابی رواد، عبدالملک بن ابی سلیمان، عبدالملک بن عمیر، عبید اللہ بن عمر، عثمان بن عاصم، عطاء بن السائب، علی بن زید بن جدعان، عمر بن قیس الماصر، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، لیث بن ابی سلیم، مالک بن مغول، محمد بن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ، مختار بن فلفل، مغیرہ بن مقسم، منصور بن عبدالرحمان الحجبی، منصور بن المعتمر، موسیٰ بن ابی عائشہ، میسرہ الاشجعی، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ، واقد ابی عبداللہ مولیٰ زید بن خلیدہ، یزید بن ابی زیاد، ابو اسحاق السبیعی، ابو اسحاق الشیبانی، ابو بلج الفزاری، ابو حازم بن دینار المدنی، ابو الزناد۔

روی عنہ: احمد بن عبداللہ بن یونس، بدل بن المحبر، بشر بن السری، حسن بن موسیٰ الاشیب، حسین بن علی الجعفی، حفص بن بغیل، حماد بن اسامہ، خلف بن تمیم، ربیع بن یحییٰ الاشنانی، سفیان بن عیینہ، شجاع بن الولید، طلق بن غنام النخعی، عبثر بن القاسم، عبداللہ بن رجاء الغدانی، عبداللہ بن المبارک، عبدالرحمان بن مہدی، عبدالرحیم بن عبدالرحمان بن محمد المحاربی، عبید اللہ بن موسیٰ، عمرو بن مرزوق، فضل بن دکین، محمد بن سابق، مصعب بن المقدام، معاویہ بن عمرو الازدی، موسیٰ بن عیسیٰ القاریء، موسیٰ بن مسعود النہدی، ہشام بن عبدالملک الطیالسی، ولید بن عقبہ الشیبانی، یحییٰ بن ابی بکیر، یحییٰ بن یعلیٰ المحاربی، یعقوب بن اسحاق الحضرمی، ابو اسحاق الفزاری، ابو داود الطیالسی، ابو سعید مولیٰ بنی ہاشم۔

جرح وتعدیل

حماد بن اسامہ نے کہا کہ سچے اور پرہیز گار لوگوں میں سے تھے۔

ابو داود طیالسی نے کہا کہ جن لوگوں کو یہ پہچان لیتے تھے کہ یہ قدریہ یا بدعتی ہیں تو ان سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ مامون، صاحب سنت والجماعت تھے۔

دارمی نے یحیٰی بن معین سے کہا کہ زہیر آپ کو پسند ہے یا زائدہ تو انہوں نے کہا کہ دونوں، یعنی ثبت۔

صالح بن علی الہاشمی نے کہا کہ ابن حنبل نے کہا کہ حدیث میں چار لوگ حدیث میں ثبت ہیں، سفیان، شعبہ، زہیر اور زائدہ۔

اثرم نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا کہ زہیر، سفیان، زائدہ اور شعبہ سب ثقہ ہیں۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ صاحب سنت تھے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ ثقہ تھے۔ یہ رافضہ سے روایت نہیں کرتے تھے۔

ابو زرعہ نے کہا کہ صدوق اہل علم میں سے تھے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ صاحب سنت تھے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ ثبت لوگوں میں سے تھے۔ ایک جگہ کہا ثقہ تھے۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ ہے۔ اعلام میں سے ایک ہے، ثقہ حجت ہے، صاحب سنت ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا ثقہ ثبت راوی ہے۔

ان کی وفات 160 یا 161 ھجری میں ہوئی۔

طبقات ابن سعد 8/499ح3482، تاریخ یحیٰی بن معین بروایت الدوری 2/170، تاریخ دارمی ص 51ح48، علل احمد 2/ح2534، تاریخ الکبیر 3/432ح1441، ثقات العجلی 1/367ح490، سؤالات الآجری 1/229ح2275، المعرفہ والتاریخ 3/188، الجرح والتعدیل 3/613ح2777، الثقات 6/339، مشاہیر

علماء الامصار ص 202ح1355،وفیات ابن زبر ص376، علل دار قطنی4 / 101،الالزامات ص 97 اور ص 237، تہذیب الکمال 9 / 273ح1950، سیر اعلام النبلاء 7 / 375، تذکرۃ الحفاظ 1 / 215، الکاشف 1 / 400ح1608، تذہیب التہذیب 3 / 264ح1977، تہذیب التہذیب 2 / 461ح2330، تقریب التہذیب 2 / 120ح 1993۔

منصور بن معتمر

روی عن: ابراہیم النخعی، باذام ابی صالح، تمیم بن سلمہ، تمیم بن (یاسعد بن عبیدہ)، حسن البصری، حکم بن عتیبہ، خالد بن سعد، خالد بن مہران الحذاء، خیثمہ بن عبدالرحمان، ذر بن عبداللہ الہمدانی، ربیع بن حراش، زیاد بن عمرو بن ہند، زیاد بن کلیب، زید بن وہب، سالم بن ابی الجعد، سعد بن عبیدہ، سعید بن جبیر، سلمان ابی حازم الاشجعی، شقیق بن سلمہ، صالح ابی خلیل، طلحہ بن مصرف، طلق بن حبیب، عاصم بن بہدلی، عامر الشعبی، عبداللہ بن مرہ، عبداللہ بن یسار الجہنی، عبدالرحمان بن یزید النخعی، عبیداللہ بن علی بن عرفطہ، عبید بن الحسن، عبید بن نسطاس، عطاء بن ابی رباح، علی بن الاقمر، عمرو بن مرہ، کریب مولیٰ ابن عباس، مجاہد بن جبر المکی، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، مسلم بن صبیح، مسیب بن رافع، منہال بن عمرو، موسیٰ بن عبداللہ بن یزید الخطمی، ہلال بن یساف، ابی عثمان التبان، ابی علی الازدی، ابی الفیض۔

روی عنہ: ابان بن صالح، ابراہیم بن طہمان، اسرائیل بن یونس، ایوب السختیانی، وکیع بن جراح بن ملیح، جریر بن عبدالحمید، حجاج بن ارطاۃ، حجاج بن دینار، حسن بن صالح بن حی، حصین بن عبدالرحان السلمی، حماد بن زید، روح بن القاسم، زائدہ بن قدامہ، زہیر بن معاویہ، زیاد بن عبداللہ البکائی، سفیان الثوری (اس میں سب سے زیادہ ثبت)، سفیان بن عیینہ، سلیمان الاعمش، سلیمان التیمی، سلام بن سلیم، شریک بن عبداللہ، شعبہ بن الحجاج، شیبان بن عبدالرحمان، عبدالعزیز بن عبدالصمد العمی، عبیدہ بن حمید، علی بن صالح بن حی، عمار بن رزیق، عمرو بن ابی قیس الرازی، فضیل بن عیاض، قاسم بن معن، قیس بن الربیع، کامل ابو العلاء، محمد بن الفضل بن عطیہ، مسعر بن کدام، معتمر بن سلیمان، مفضل بن مہلہل، ورقاء بن عمر الیشکری، وضاح بن عبداللہ ابو عوانہ، وہیب بن خالد، یحییٰ بن یعلیٰ التیمی، ابو حفص الابار، ابو حمزہ السکری، ابو مالک النخعی۔

عبد الرزاق ابن عیینہ کے حوالے سے ثوری کا قول بیان کرتے ہیں کہ ہم نے منصور، عبد الکریم الجزری، ایوب السختیانی اور عمرو بن دینار کو دیکھا اور ان سب میں کوئی شک والی بات نہیں۔

احمد بن سنان القطان کہتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمان بن مہدی کو کہتے سنا کہ کوفہ کے چار لوگ ہیں جن کی حدیث میں کوئی اختلاف نہیں اور اگر کوئی اختلاف کرتا ہے تو وہ غلطی پر ہے ان میں سے ایک معتمر ہیں۔

حارث بن سریج نے عبد الرحمان مہدی کا قول بیان کیا کہ کوفہ میں منصور سے زیادہ محفوظ کوئی نہیں۔

سفیان ثوری کہتے ہیں کہ جب اعمش سے اصحاب ابراہیم کی کوئی حدیث بیان کرتا تو وہ قبول کرتے اور جب منصور سے روایت کرتا تو خاموش رہتے۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ ثبت لوگوں میں سے تھے۔

ابن سعد کہتے ہیں کہ ثقہ اور محفوظ تھے، بڑے بلند مرتبہ عالم اور کثیر الحدیث تھے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثبت لوگوں میں سے ہیں۔ انہوں نے شعبی سے سماع نہیں۔

الاثرم احمد بن حنبل کے حوالے سے کہتے ہیں کہ منصور اسماعیل بن ابی خالد میں ثبت ہے۔ عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے سوال کیا کہ ابراہیم میں سب سے زیادہ ثبت کون ہے تو کہا کہ حکیم بن عتیبہ اور پھر منصور۔ ابن حنبل کہتے ہیں کہ اس نے ابی صالح ذکوان سے ایک حدیث کے علاوہ کچھ نہیں سنا۔ یہ حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بہدلہ میں ثبت ہے۔

عجلی کہتے ہیں کہ ثقہ اور حدیث میں ثبت تھے، کوفہ کے ثبت لوگوں میں سے تھے جن میں کسی کو اختلاف نہ تھا۔ ان میں قلیل تشیع تھا۔

ابو حاتم کہتے ہیں کہ ثقہ ہے۔ اعمش حافظ ہے مدلس ہے لیکن منصور متقن ہے اور مدلس نہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں کہ منصور نے عکرمہ سے کچھ روایت نہیں کیا۔

ترمذی عبد الرحمان بن مہدی کے حوالے سے کہتے ہیں کہ اہل کوفہ میں ثبت تھے۔

ابن شاہین نے ان کی توثیق کی ہے۔

ابن حبان نے ان کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ثقہ ثبت اور تدلیس نہیں کرتا اعمش کے طبقہ میں سے ہے۔

(طبقات ابن سعد 8/456ح3335(اردو 6 / 216)، تاریخ دارمی، ح 75، 76، 77، 963، علل احمد 2767، 4512، تاریخ الکبیر 7 / 346ح 1491، ثقات العجلی 2/286ح1755، الجرح والتعدیل 8 /49ح2110، المراسیل ص198ح361، جامع ترمذی 571، 1256 اور 2660، الثقات 7 / 473، ثقات ابن شاھین ص217ح 1317، تہذیب الکمال 28/546ح6201، سیر اعلام النبلاء 5 / 402، الکاشف 2/297ح5647، وتذہیب التہذیب 9/112ح6950، جامع التحصیل للعلائی ح 802، تہذیب التہذیب 6/424ح8141، تقریب التہذیب 5/156ح6956)

ثقہ ثبت۔

زید بن وہب

روی عن: براء بن عازب، ثابت بن ودیعہ الانصاری، جریر بن عبد اللہ البجلی، حذیفہ بن الیمان، زید بن ارقم، عبد اللہ بن عکیم، عبد اللہ بن مسعود، عبد الرحمان بن حسنہ، عبد الرحمان بن عبد رب الکعبہ، عثمان بن عفان، عطیہ بن عامر، علی بن ابی طالب، عمر بن الخطاب، ابی الدرداء، ابی ذر الغفاری، ابی موسیٰ الاشعری۔

روی عنہ: اسماعیل بن ابی خالد، بلال، ثابت بن ہرمز الحداد، حارث بن حصیرہ، حبیب بن ابی ثابت، حبیب بن حسان، حسن بن عبید اللہ، حصین بن عبد الرحمان، حکم بن عتیبہ، حماد بن ابی سلیمان، سلمہ بن کہیل، سلیمان الاعمش، صلت بن بہرام، طارق بن عبد الرحمان، طلحہ بن مصرف، عبد الرحمان الاصبہانی، عبد العزیز بن رفیع، عبد الملک بن میسرہ، عثمان بن المغیرہ الثقفی، عدی بن ثابت، عریف بن درہم، عمرو بن عبد اللہ السبیعی، عیسیٰ بن عبد اللہ بن مالک، منصور بن المعتمر، مہاجر ابوالحسن، موسیٰ الجہنی۔

اعمش کہتے ہیں کہ جب زید بن وہب کسی بھی شخص کے حوالے سے تمہیں حدیث بیان کریں تو گویا یہ حدیث تم نے اس شخص سے سنی ہے جس کے حوالے سے انہوں نے تمہارے سامنے اسے بیان کیا ہے۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ اور کثیر الروایت ہیں۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ اس کی حدیث میں بہت خلل پایا جاتا ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

بزار نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن خراش نے کہا کہ ثقہ ہے اس کی ابو ذر سے روایت صحیح ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ جلیل القدر اور ثقہ تابعین میں اسے ایک ہیں۔ ان سے استدلال کرنے پر اتفاق پایا جاتا ہے، البتہ یعقوب فسوی کی رائے مختلف ہے، کہ ان کی نقل احادیث میں بہت زیادہ خلل پایا جاتا ہے، تاہم فسوی کا یہ قول درست نہیں، فسوی نے ان کی ایک روایت جو کہ حضرت عمر کا قول ہے نقل کی ہے:

"اے حذیفہ! اللہ کی قسم، میں منافقین میں سے ہوں"۔

فسوی کہتے ہیں یہ بات ناممکن ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے، ان کی نقل کردہ روایت کے ضعیف ہونے پر اس بات سے بھی استدلال کیا ہے جاسکتا ہے کہ انہوں نے حضرت حذیفہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

"اگر دجال نکل آیا تو وہ شخص اس کی پیروی کرے گا جو عثمان سے محبت کرتا ہو گا"۔

حضرت ابو ذر غفاری نے ربذہ میں یہ حدیث بیان کی، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا، ہمارے سامنے احد پہاڑ آگیا۔

یہ اس سے منقول وہ روایت ہے جو فسوی نے منکر قرار دی، فسوی سے پہلے کسی نے اسے منکر نہیں قرار دیا، اگر ہم اس طرح کے وسوسوں کو آنے دیں تو ہمیں بہت سی ثابت شدہ سنتوں کو فاسد وہم کی بنیاد پر مسترد کرنا پڑے گا، اور ہم خاص طور زید بن وہب کے بارے میں یہ دروازہ نہیں کھول سکتے، کہ ان کی ایسی ثابت شدہ روایات کو مسترد کردیں، جو حضرت عبد اللہ بن مسعود سے منقول ہیں، حالانکہ وہ ایک ایسے شخص کی حدیث ہے جو صادق ومصدوق ہے اور زید نامی یہ صاحب سردار ہیں، جلیل القدر ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کی تھی، لیکن یہ ابھی راستے میں ہی تھے کہ اس دوران نبی ﷺ کا وصال ہو گیا۔

انہوں نے حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور دیگر سابقین الاولین سے راویات نقل کی ہیں، جب کہ ان سے ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حجر نے اسے ثقہ مخضرم کہا ہے جس کی حدیث میں خلل ہے۔

(طبقات ابن سعد 8/223ح2812(اردو6/86)، تاریخ یحییٰ بروایت الدوری 2/184، تاریخ الکبیر 3/407ح1352، الکنی مسلم ص370ح1362، ثقات العجلی 1/379ح484، معرفہ والتاریخ 2/769 ،الجرح والتعدیل 3/574ح2600، الثقات 4/250 ، کشف الاستار 1/11 ح 5، تہذیب الکمال 10/111ح2131، میزان الاعتدال 3/158ح3034(اردو3/162ح3034)، المغنی 1/384ح2287، سیر اعلام النبلاء 4/196، الکاشف 1/419ح1758، ، تذہیب التہذیب 3/360ح2157، تہذیب التہذیب 2/560ح2541، تقریب التہذیب 2/176ح2172) ثقہ۔

عبدالرحمان بن ثابت بن ثوبان

روی عن: ابان بن ابی عیاش، بکر بن عبد اللہ المزنی (کہا جاتا ہے کہ اس سے سماع نہیں کیا)، ثابت بن ثوبان، حسان بن عطیہ، حسن بن ابجر، حمید الطویل، خالد بن معدان، زیاد بن ابی سودہ، زید بن ابی انیسہ، شہر بن حوشب، عبد اللہ بن ذکوان، عبد اللہ بن الفضل الہاشمی، عبد اللہ بن ہبیرہ السبئی، عبدہ بن ابی لبابہ، عثمان بن داود الخولانی، عطاء بن ابی رباح، عطاء بن قرہ السلولی، علی بن زید بن جدعان، عمرو بن دینار، عمرو بن شعیب، عمیر بن ہانی، علاء بن حارث، علاء بن عبد الرحمان، قاسم بن عبد الرحمان الدمشقی، محمد بن عجلان، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، محمد بن مسلم المکی، محمد بن یزید الرجبی، منصور بن المعتمر، موسیٰ بن ابی کثیر الانصاری، نافع مولیٰ ابن عمر، نعمان بن راشد، ہشام بن عروہ، یاسین بن معاذ الزیات، یحییٰ بن الحارث الذماری، یحییٰ بن ابی کثیر الیمامی، ابی مدرک الازدی (عبد اللہ بن مدرک)۔

روی عنہ: بشر بن المفضل البصری، بقیہ بن الولید، حجین بن المثنیٰ، حفص بن غیلان، زید بن الحباب، زید بن یحییٰ بن عبید، سعد بن الصلت البجلی الفارسی، سلیم بن صالح الصیداوی، صدقہ بن عبد اللہ الدمشقی، عاصم بن

علی بن عاصم الواسطی، عباد بن موسیٰ الختلی، عبد اللہ بن صالح العجلی، عبد العزیز بن حکیم النہروانی، عبد القدوس بن حجاج الخولانی، عبد الملک بن عمرو العقدی، عبد الواحد بن جریر العطار، عتبہ بن حماد، عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار الحمصی، عثمان بن عبد الرحمان الطرائفی، عصام بن خالد الحضرمی، علی بن ثابت الجزری، علی بن الجعد الجوہری، علی بن عیاش الحمصی، عمار بن مطر الرہاوی، عمر بن عبد الواحد، غسان بن الربیع الکوفی، غصن بن اسماعیل الرقی، فہر بن بشر الدامانی مولیٰ بنی عقیل، قرط بن حریث المروزی، محمد بن یوسف الفریابی، مطرف بن مغیرہ بن مطرف، ہاشم بن قاسم، ہیثم بن جمیل الانطاکی، ولید بن مسلم، ولید بن الولید القلانسی، یحییٰ بن حمزہ الحضرمی القاضی، یحییٰ بن عبد اللہ بن الضحاک البابلتی، یحییٰ بن عمرو بن عمارہ اللیثی، یزید بن خالد بن مرشل۔

علی بن مدینی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ صالح ہے، ایک اور جگہ کہا کہ ضعیف ہے۔

احمد بن حنبل نے کہا کہ اس کی احادیث منکر ہیں۔ ایک جگہ کہا کہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔ ایک اور جگہ کہا کہ اہل شام کے عابد لوگوں میں تھا۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

عمرو بن علی نے کہا کہ شامیوں کی تمام احادیث ضعیف ہیں سوائے ایک نفری کے جس میں اوزاعی، عبد الرحمان بن ثابت بن ثوبان (اور دوسرے شامل) ہیں۔

دحیم نے کہا کہ ثقہ ہے اس پر قدریہ ہونے کا الزام ہے۔

عجلی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔ ایک جگہ کہا کہ اس پر قدریہ ہونے کا شبہ ہے مگر مستقیم الحدیث ہے۔ اس نے مکحول کا زمانہ پایا ہے مگر ان سے سماع نہیں کیا۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ ہمارے اصحاب اس کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں۔ یحیٰ بن معین نے اس کی تضعیف کی جبکہ علی بن مدینی اس کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔ اور ابن ثوبان صدق والا انسان ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابو داود نے کہا کہ اس میں سلامتی پائی جاتی ہے یہ مستجاب الدعوات تھا۔

نسائی نے کہا کہ ضعیف ہے۔ ایک جگہ کہا کہ قوی نہیں اور ایک اور جگہ کہا کہ ثقہ نہیں۔

صالح بن محمد البغدادی نے کہا کہ شامی صدوق ہے، قدریہ مذہب کا تھا اس کی احادیث کو منکر کہا گیا۔

ابن خراش نے کہا کہ حدیث میں کمزور ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ اس سے صالح احادیث بھی ہیں۔ اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی احادیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ زہد، عبادت، صدق اور روایت والے لوگوں میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ابن ثوبان کے حوالے سے خروج سے متعلق کچھ منقول ہے تاہم ولید بن ثوبان کی طرف ایک خط لکھا تھا جس میں یہ تحریر تھا کہ اپنے والد کی وفات سے پہلے تم یہ سمجھتے تھے کہ باجماعت نماز ترک کرنا حرام ہے اور اب تمہاری یہ رائے ہو گئی ہے تم جمعہ اور جماعت کو ترک کرنے کو بھی حلال قرار دیتے ہو۔

عباس بن ولید نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے جب وہ سال آیا جس میں ستارے بکھر گئے تھے تو ایک رات ہم صحرا کی طرف نکلے ہم امام اوزاعی کے ساتھ تھے ہمارے اور بھی ساتھی ساتھ تھے ہمارے ساتھ ابن ثوبان بھی تھا۔ راوی کہتے ہیں تو اس نے اپنی تلوار نکالی اور بولا اللہ تعالیٰ نے سختی کی ہے تو تم لوگ بھی سختی کرو، ان لوگوں نے اسے برا کہنا شروع کیا اور اسے اذیت پہنچانی شروع کی تو امام اوزاعی نے کہا کہ عبدالرحمان سے قلم اٹھا لیا گیا ہے یعنی یہ پاگل ہو گیا ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

"جنت کی نہریں مشک کے ٹیلوں کے نیچے سے نکلتی ہیں"۔

اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"دنیا ملعون ہے اور اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور اللہ کا ذکر کرنے والے شخص کے، عالم کے اور علم حاصل کرنے والے کے"۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

"قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا، پھر اس سارے کے سارے کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا"۔

عقیلی کہتے ہیں کہ اس بارے میں عبد الرحمان نامی راوی کی متابعت صرف ان لوگوں نے کی ہے جو اس سے کم تر درجے کے ہیں، یا اس کے مانند مرتبے کے ہیں۔

ابو زرعہ دمشقی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر کے حوالے سے نبی ﷺ کا یہ فرمان بھی نقل کیا ہے:

"اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا ہے جب تک اس پر نزاع کا عالم طاری نہیں ہوتا"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیت المقدس کی آبادی کاری اور یثرب کا برباد ہونا، پھر یثرب کا برباد ہونا، ملحمہ کا نکلنا اور پھر ملحمہ کا نکلنا اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور پھر قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجال کا نکلنا"۔

ذہبی نے کہا کہ شیخ عالم، زاہد محدث ہے۔ ثقہ ہے اس پر قدریہ ہونے کا الزام ہے بعض نے اسے کمزور کہا ہے۔

ابن حجر نے اسے ساتویں طبقہ کا صدوق خطا کر ملزوم قدر راوی کہا ہے جسے آخر عمر میں اختلاط ہو گیا تھا۔

شیخ البانی کی جملہ عبارات کے تحت یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اسے صدوق حسن الحدیث سمجھا ہے۔

حافظ زبیر نے کہا کہ یہ جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے حسن الحدیث تھے۔

(تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری2/345، تاریخ الکبیر5/265ح856، ثقات العجلی2/74ح1024، معرفہ والتاریخ، ضعفاء للعقیلی2/327ح919، الجرح والتعدیل 5/219ح1031، المراسیل ص129ح223، الثقات7/92، الکامل ابن عدی5/460ح1109، ثقات ابن شاہین ص147ح800، تاریخ بغداد11/486ح5309، تاریخ دمشق34/246ح3773، تہذیب الکمال17/12ح3775، سیر اعلام النبلاء 7/313، الکاشف1/623ح3158، دیوان الضعفاء ص240ح2428، المغنی1/596ح3537،، میزان الاعتدال4/264ح4833(اردو4/250ح4833)، من تکلم فیہ ص324ح206، تذہیب التہذیب5/393ح3841، المختلطین للعلائی ص71ح62، تہذیب التہذیب4/20ح4456، تقریب التہذیب3/262ح3844، مجمع الزوائد1/87، معجم اسامی الرواۃ2/452، مقالات4/185اور551)

صدوق حسن الحدیث۔

ثابت بن ثوبان

روی عن: خالد بن معدان، سعید بن المسیب، عبداللہ بن الدیلمی، عبداللہ بن ضمرہ السلولی، قاسم بن عبدالرحمان الشامی، محمد بن سیرین، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، مکحول الشامی، ابی فاطمہ صاحب لابن عمر، ابی کبشہ الانماری، ابی ہارون العبدی، ابی ہریرہ (ان کو نہیں پایا)۔

روی عنہ: ابراہیم بن جدار العذری، عبدالرحمان بن ثابت بن ثوبان، عبدالرحمان بن عمرو الاوزاعی، عثمان بن حصین بن عبیدہ بن علاق، محمد بن عبداللہ بن المہاجر الشعیثی، یحییٰ بن حمزہ الحضرمی القاضی، یزید بن یوسف الصنعانی۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

عجلی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابو حاتم نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابو مسہر نے کہا کہ مکحول کے اعلیٰ اصحاب میں سلیمان بن موسیٰ، یزید بن یزید بن جابر، علاء بن حارث، ثابت بن ثوبان ہیں۔

دحیم نے کہا کہ عالی فقیہ تھا، قلیل الحدیث تھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عساکر نے کہا کہ ابو ہریرہ سے مرسل روایت کرتا تھا۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ فقیہ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا ثقہ راوی ہے۔

(تاریخ الکبیر 2/161ح2056، ثقات العجلی 1/259ح189، تاریخ ابی زرعہ دمشقی، 393، الجرح والتعدیل 2/ح1806، الثقات 2/125، تاریخ دمشق 11/113ح1021، تہذیب الکمال 4/350ح812، الکاشف 1/281ح682، تذہیب التہذیب 2/84ح814، تہذیب التہذیب 1/488ح966، تقریب التہذیب 1/289ح819)

ثقہ۔

ابوزکریا بن ابی اسحاق المزکی

ابو العباس محمد بن یعقوب

بحر بن نصر

ابن وہب

یونس بن یزید

ابن ابی ذئب

ابن شہاب زہری

ابو امامہ بن سہل بن حنیف (اسعد بن سہیل)

روی عن: نبی ﷺ (مرسل)، انس بن مالک، زید بن ثابت، سعد بن مالک (ابو سعید خدری)، سعید بن سعد بن عبادہ، سہل بن حنیف، عامر بن ربیعہ، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، عبد الرحمان بن کعب بن مالک، عبید بن السباق، عثمان بن حنیف، عمر بن ابی سلمہ، مسور بن مخرمہ، معاویہ بن ابی سفیان، ابی ہریرہ، عائشہؓ۔

روی عنہ: امیہ بن ہند، حکم بن حکیم بن عباد بن حنیف، سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمان بن عوف، سلمہ بن دینار المدنی، سہل بن ابی امامہ بن سہل، صفوان بن سلیم، عبد اللہ بن ذکوان، عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند، عبد ربہ بن سعید الانصاری، عثمان بن حکیم بن عباد، عمیر بن یزید الخطمی، قیس بن سالم المعافری، مجمع بن یحییٰ الانصاری، محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی، محمد بن ابی امامہ بن سہل، محمد بن سلیمان الکرمانی، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، محمد بن المنکدر، مروان بن عثمان الزرقی، موسیٰ بن جبیر، یحییٰ بن سعید الانصاری، یعقوب بن عبد اللہ بن الاشج، ابو بکر بن عثمان بن حنیف، ابو بکر بن المنکدر۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ کثیر الحدیث تھا، ہمیں یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے عمر سے روایت کی۔

عجلی نے کہا کہ مدنی تابعی ثقہ ہے۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ اس نے ابن عمر سے نہیں سنا۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن السکن نے کہا کہ نبی ﷺ کے عہد میں پیدا ہوئے مگر آپ ﷺ سے کچھ نہیں سنا۔ یہی بات بخاری، بغوی، ابن حبان نے بھی کی ہے۔

(طبقات ابن سعد 7/84ح1491 (اردو 7/86)، ثقات العجلی 2/384ح2084، الجرح والتعدیل 2/344، الکنی مسلم ص103ح238، تاریخ دمشق 8/325ح694، تہذیب الکمال 2/5ح403، سیر اعلام النبلاء 3/517، الکاشف، تذہیب التہذیب 1/345ح405، تہذیب التہذیب 1/251ح498، تقریب التہذیب)